5901 ـ اگر گرہن ظاہرا طبیعی ہوتا ہے تو پھر ہم کیوں گھبرائیں اور نماز ادا کریں ؟

سوال

یہ معروف ہو چکا ہے کہ گرہن ظاہری چیز اور وقتا فوقتا ہوتا رہتا ہے (اس کا وقت بھی معلوم کرنا ممکن ہے) یہ اس وقت ہوتا ہے جب چاند سورج اور زمین کے درمیان آ جائے.
تو پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نماز کیوں ادا کرتے تھے؟ جبکہ یہ کوئی اذیت اور تکلیف کا باعث نہیں بنتا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اس اللہ وحدہ کی تعریف ہے:

اما بعد:

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں سورج گرہن ہوا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منادی کرنے والے کو " الصلاۃ جامعۃ " کا اعلان کرنے کا حکم دیا، اور لوگوں کو نماز پڑھائی اور پھر انہیں خطبہ دیا، اور ان کے لیے گرہن لگنے کی حکمت بیان کی، اور گرہن کے متعلق جاہلیت کے عقائد کو باطل قرار دیا، اور صحابہ کے لیے بیان کیا کہ انہیں اس وقت نماز اور صدقہ و خیرات اور دعاء کرنی چاہیے.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کرتے ہوئے فرمایا:

" یقینا سورج اور چاند اللہ تعالی کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں یہ کسی کی موت اور کسی کی زندگی سے گرہن زدہ نہیں ہوتیں، اس لیے جب تم یہ دیکھو تو اللہ تعالی سے دعاء کرو، اور اس کی بڑائی بیان کرو، اور نماز پڑھو اور صدقہ و خیرات کرو"

اس کا معنی یہ ہوا کہ مسلمان گرہن کا وقت نہیں جانتے، لیکن جب بھی گرہن لگے وہ اس کام کی طرف جلدی کرتے ہیں جو شریعت نے ان کے لیے نماز وغیرہ مشروع کی ہے.

گرہن لگنےکا حادثہ ہونے کے وقت مسلمانوں کو یہ خدشہ لاحق رہتا تھا کہ کہیں یہ مصیبت کے نزول کا ڈراوا نہ ہو تو وہ اللہ تعالی سے دعاء و استغفار کرتے کہ اللہ ان سے وہ چیز ٹال دے جس کا انہیں خدشہ ہے، اور اس آخری دور میں جب علم فلکیات وغیرہ زیادہ پھیل گیا اور چاند و سورج کی گردش کا علم وسیع ہو چکا، اور یہ معلوم ہو گیا ہے کہ ہو سکتا ہے ماہر فلکیات اس کا وقت بھی معلوم کر لیں، تو علماء کرام نے بیان کیا ہے کہ اس سے اس کا حکم تبدیل نہیں ہو سکتا.

اور مسلمانوں کو وہی کام کرنا چاہیے جس کا انہیں ایسا حادثہ ہونے کی صورت میں کرنے کا حکم دیا گیا ہے، چاہے انہیں گرہن کا پہلے سے ہی علم کیوں نہ ہو جائے، لیکن گرہن لگنے کے اوقات کو معلوم کرنے کا اہتمام کرنا مشروع نہیں کہ اس کا انتظار کیا جائے، کیونکہ یہ ایسا کام ہے جس ہمیں اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم نہیں دیا.

جیسا کہ علماء کرام نے بیان کیا ہے کہ ہو سکتا ہے کبھی گرہن کسی نقصان یا مصیبت کی علامت یا سبب ہو جو بندوں کو پہنچے.

اور سائل کا یہ کہنا کہ: گرہن کسی اذیت و ضرر کا باعث نہیں بنتا.

یہ قول بغیر علم کے کہا گیا ہے، اور اللہ تعالی کی شریعت پر اعتراض ہے یہ لازم نہیں کہ گرہن کے وقت اللہ تعالی جو حادثہ کرتا ہے اس کا علم لوگوں کو بھی ضرور ہو، ہو سکتا ہے بعض لوگ اسے معلوم کر لیں اور بعض کو اس کا علم بھی نہ ہو.

اور مسلمانوں کی نماز اور دعاء کے سبب اللہ تعالی لوگوں سے شر دور کر دے جسے اللہ کے علاوہ کوئی اور نہیں جانتا، اس لیے مسلمان پر واجب یہی ہے کہ وہ اللہ تعالی کے حکم کو تسلیم کرے، اور اس کی شریعت مطہرہ پر عمل کرے، اور اس کی حکمت پر ایمان رکھے، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی علم والا اور حکمت والا ہے.

یہ عبارت فضیلۃ الشیخ عبد الرحمن البراك نے لکھوائی.

سورج اور چاند کا گرہن لگنا اللہ تعالی کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، اللہ تعالی اس سے اپنے بندوں کو خوف دلاتا ہے، اور انہیں روز قیامت کے احوال میں سے بعض کی یاد دہانی کرواتا ہے کہ اس دن سورج لپیٹ دیا جائے گا اور ستارے توڑ دیے جائیں گے، اور وہ بے نور ہو جائیں گے، اور جب نظر پتھر جائے گی، چاند کی روشنی چھن جائےگی اور وہ بے نور ہو جائےگا، اور سورج و چاند جمع کر دیے جائیں گے، یہ ہے تخویف اور ڈرانے کی وجہ، اور

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خشیت اور ڈرنے کی شدت اتنی ہوتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھبرا کر جلدی سے نکلتے اور خیال کرتے کہ جب گرہن لگتا کہ کہیں قیامت تو قائم نہیں ہو گئی، یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قیامت کو یادہ رکھنے کی قوت اور اس سے ڈر تھا.

لیکن آج ہم ہمیں غفلت نے آدبوچا ہے، حتی کہ آج تو اکثر لوگ اسے ایك ظاہری اور طبعی چیز شمار کرنے لگے ہیں، اور مخصوص قسم کی عینکیں اور کیمرے لے کر اس سے لطف اندوز ہونے کی کوشش کرتے ہیں، اور دنیاوی علمی تفسیر پر اقتصار کر بیٹھے ہیں، لیکن انہیں اس گرہن میں جو حکمت پنہاں ہے اور آخرت کی یاد دہانی ہے وہ یاد نہیں، اور انہیں اس کا ادراك نہیں ہوتا.

یہ تو قسوت قلبی اور دل پتھر ہونے کی علامت ہے، اور آخرت کے معاملے میں اہتمام نہ کرنے اور قیام قائم ہونے سے عدم خشیت اور بےخوف ہونے کی نشانی، اور مقاصد شریعت اور گرہن لگنے کے وقت جو نبی کریم صلی اللہ علیہ کا خوف اور ڈر ہوتا تھا اس سے جہالت ہے.

صحابہ کرام جب چاند یا سورج گرہن کی نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو ان کے دلوں میں یہ ہوتا کہ اگر یہ قیام قیامت کے لیے ہوتا تو وہ اپنی نمازوں سے غافل نہ ہوتے، اور اگر چاند اور سورج گرہن نہیں کیونکہ قیامت قائم ہو گئی تو نماز ادا کرنے کے ساتھ وہ خسارہ میں نہیں، بلکہ انہیں اجرعظیم حاصل ہوا ہے.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالی ہمیں ان لوگوں میں سے بنائے جو اس سے ڈرتے ہیں، اور وہ انہیں قیامت کا خوف رہتا ہے، اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.

واللہ اعلم .